السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض بھائیوں نے مجھ سے ان امور کے بارے میں پوچھا ہے جو بعض جاہل لوگ کرتے ہیں یعنی غیر اللہ کو پکارنا، مشکلات میں غیر اللہ سے مدد طلب کرنا مثلاً جنوں کو پکارنا اوران سے مدد طلب کرنا، ان کے لئے نذر ماننا، ان کے لئے جانوروں کو ذبح کرنا، بعض لوگوں کا یہ کہنا ''اے سات بزرگو!اس کو پکڑلو۔ ''ان سات بزرگوں سے مراد جنوں کے سات سردار ہیں یا یہ کہنا کہ ''اے سات بزرگو!فلاں شخص کے ساتھ یہ سلوک کرو۔ ''مثلاً اس کی ہڈیاں توڑ دو ،اس کا خون پی لو،اس کا مثلہ کردو۔ یا یہ کہنا کہ ''اے جن ظہیرہ!اس کو پکڑلو۔ اے جن عصر!اس کو پکڑلو۔ ''چنانچہ بعض جنوبی علاقوں کے لوگوں میں اس طرح کی باتوں کا عام رواج ہے، اسی کے ساتھ ہی یہ بھی شامل ہے کہ انبیاء اولیا یا دیگر صالحین وغیرہ سے دعا کی جائے ، فرشتوں سے دعا اور مدد طلب کی جائے ، ازراہ جہالت یا پہلے لوگوں کی تقلید کی وجہ سے ۔ اس طرح ی باتیں بہت سے ان لوگوں میں بھی پائی جاتی ہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں ۔ بعض لوگ ان باتوں کو معمولی قرار دیتے ہوئے کہہ دیتے ہیں کہ بس یہ باتیں زبان پر آجاتی ہیں ہمارا مقصد اور عقیدہ یہ نہیں ہے ۔ مذکورہ سوال کرنے والے بھائیوں نے مجھ سے یہ بھی پوچھا ہے کہ جن لوگوں کے اس طرح کے اعمال ہوں ،ان سے رشتے ناطے کرنے ، ان کے ذبیحہ جانوروں کے گوشت کھانے ، ان کے لئے دعا کرنے اوران کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے ؟ شعبدہ بازوں ، نجومیوں اورایسے لوگوں کی تصدیق کرنے کا کیا حکم ہے جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ محض کوئی ایسی چیز دیکھ کر جو مریض کے جسم سے لگی ہو مثلاً عمامہ ، شلوار اور دوپٹہ وغیرہ ، یہ بتا سکتے ہیں کہ مریض کا مرض کیا ہے اوراس مرض کے اسباب کیا ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے شک اللہ سبحانہ وتعالی نے جنوں اورانسانوں کو صرف اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کے سوا ہر چیز کو چھوڑ کر صرف اور صرف اس کی عبادت کریں ، دعا ، استغاثہ ، ذبح ، نذر اور دیگر تمام عبادات کو صرف اسی کی ذات گرامی کے لئے خاص قرار دیں ، اسی مقصد کے لئے اللہ تعالی نے حضرات انبیاء علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اورانہیں اس پیغام کی اشاعت کا حکم دیا۔ اللہ تعالی نے جو آسمانی کتابیں نازل فرمائیں ، جن میں سے قرآن کریم سب سے عظیم ترین ہے ، اس میں بھی اسی کا بیان اوراسی کی دعوت ہے اوراللہ تعالی کے ساتھ شرک اور غیر اللہ کی عبادت سے ڈرایا گیا ہے ، یہی اصل الاصول ملت اوردین کی اساس اور ''لا الہ الا اللہ''کی شہادت کے معنی ہیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے ۔ اس سے غیر اللہ کی الوہیت یعنی عبادت کی نفی ہوجاتی اور اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے عبادت کا اثبات ہوجاتا ہے اوردیگر تمام مخلوقات میں سے اورکوئی نہیں جس کو عبادت کا مستحق سمجھا جاسکے ۔ کتاب اللہ اورسنت رسول اللہ ﷺ میں اس کے دلائل بے حد وحساب مثلاً اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ ... سورة الذاريات

''اورمیں نے جنوں اورانسانوں کو (صرف اورصرف) اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں ''

نیز فرمایا :

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ﴿٢٣﴾ ... سورة الإسراء

"اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ "

مزید ارشاد ہے :

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ... ﴿٥﴾ ... سورة البينة

''انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ یکسو (تمام باطل ادیان سے منقطع) ہوکر اخلاص عمل کے ساتھ صرف اورصرف اللہ کی عبادت کریں !''

ارشاد گرامی ہے :

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾ ... سورة الغافر

''اور تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا ، یقین جانو جو لوگ میری عبادت سے ازراہ تکبر اعراض کرتے ہیں ، عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے ۔ ''

فرمان باری تعالی ہے :

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ... ﴿١٨٦﴾ ... سورة البقرة

''(اے پیغمبر!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں دریافت کریں تو (آپ کہہ دیں کہ) میں تو (تمہارے) بہت ہی قریب ہوں، جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔''

ان آیات کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اس نے جنوں اور انسانوں کو (محض) اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے اور اس نے فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے۔ ''قضی'' کے معنی یہ ہیں کہ اس نے حکم دیا ہے، اس نے وصیت فرمائی ہے یعنی اللہ تعالی نے قرآن حکیم میں اپنے بندوں کو یہ حکم دیا ہے اور یہ وصیت فرمائی ہے اور اسے اپنے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی زبانی بیان فرمایا کہ ''بندے صرف اپنے رب ہی کی عبادت کریں۔'' اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ بات بھی واضح فرمادی ہے کہ دعا بھی ایک عظیم عبادت ہے، جو اس سے تکبر کرے گا وہ جہنم رسید ہوگا، اس لئے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو کہ حکم دیا کہ وہ صرف اور صرف اسی سے دعا مانگیں۔ اللہ تعالی نے ہمیں یہ بھی بتادیا کہ وہ ہمارے بہت قریب ہے اور وہ اپنے بندوں کی دعاوں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے، لہذا تمام بندگان الہی پر یہ واجب ہے کہ وہ صرف اپنے رب تعالی ہی سے دعا کریں کیونکہ دعا بھی اسی عبادت ہی کی ایک قسم ہے جس کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے اور جس کا انہیں حکم دیا گیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

قُل إِنَّ صَلاتی وَنُسُکی وَمَحیایَ وَمَماتی لِلَّهِ رَبِّ العٰلَمینَ ١٦٢ لا شَریکَ لَهُ وَبِذٰلِکَ أُمِرتُ وَأَنا أَوَّلُ المُسلِمینَ ١٦٣ ... سورۃ الانعام

''(اے پیغمبر!) آپ کہہ دیں کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا، سب خالص اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلے فرمان بردار ہوں۔''

اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم ﷺ کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو یہ بتادیں کہ آپ کی نماز اور قربانی۔ یعنی جانور کو ذبح کرنا۔ اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں تو شخص غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے جس طرح غیر اللہ کے لئے نماز پڑھنا شرک ہے، اسی طرح غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنا بھی شرک ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے نماز و ذبح کو یہاں یکجا ملا کر ذکر فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ دونوں اللہ وحدہ لاشریک لہ ہی کے لئے ہونی چاہئیں تو جو شخص غیر اللہ مثلا جن، فرشتوں، مردوں وغیرہ کے نام پر ذبح کرے اور اس سے ان کا تقرب حاصل کرے تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی غیر اللہ کے لئے نماز پڑھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

«لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ» ''اللہ تعالی اس شخص پر لعنت فرمائے، جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرے۔''

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حسن سند کے ساتھ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''دو آدمیوں کا گزر ایک قوم کے بت کے پاس سے ہوا جو وہاں سے کسی کو گزرنے کی اجازت

''اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی فساد عقیدہ) باقی نہ رہے اور دین سب اللہ ہی کا ہوجائے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑائی کروں حتی کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں، جب وہ یہ کام کریں گے تو مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو بچالیں گے، سوائے اسلام کے حق کے اور ان کا حساب اللہ تعالی کے ذمہ ہوگا۔'' اس حدیث ''حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ'' کہ معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ تعالی کے سوا ہر چیز کو چھوڑ کر عبادت کو صرف اور صرف اللہ تعالی کے لئے خاص کردیں۔ مشرک لوگ جنوں سے ڈرتے اور ان کی پناہ مانگا کرتے تھے تو اس سلسلہ میں اللہ تعالی نے حسب ذیل آیت کریمہ نازل فرمائی:

وَأَنَّهُ کانَ رِجالٌ مِنَ الإِنسِ یَعوذونَ بِرِجالٍ مِنَ الجِنِّ فَزادوهُم رَهَقًا ٦ ... سورۃ الجن

''بات یہ ہے کہ کچھ لوگ (چند انسان) بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے۔''

اہل تفسیر نے آیت کریمہ فَزَادُوهُم رَهَقًا کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ انہوں نے ان کے ڈر اور خوف میں اور اضافہ کردیا کیونکہ جن جب یہ دیکھتے کہ انسان ان کی پناہ پکڑتے ہیں تو اس سے ان کے دلوں میں غرور اور تکبر پیدا ہوگیا اور انہوں نے انسانوں کو مزید ڈرانا اور خوف میں مبتلا کرنا شروع کردیا تاکہ وہ ان کی زیادہ عبادت کریں اور ان کی طرف رجوع کریں، جنوں کی پناہ کے عوض اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی اور اس کے کلمات تامہ کی پناہ پکڑا کریں، چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَإِمّا یَنزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیطٰنِ نَزغٌ فَاستَعِذ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمیعُ العَلیمُ ٣٦ ... سورۃ فصلت

''اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو، بے شک وہ سنتا جانتا ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو نازل فرمایا اور صحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص کسی جگہ فروکش ہو اور وہ یہ پڑھ لے:

«اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق»

''میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے۔''

تو اسے اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی'' ان مذکورہ آیات واحادیث سے ایک طالب نجات اور دین کی حفاظت اور چھوٹے بڑے شرک سے سلامتی کے متلاشی کو یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ مردوں، فرشتوں، جنوں اور دیگر مخلوقات سے تعلق قائم کرنا اور انہیں پکارنا اور ان کی پناہ پکڑنا اس طرح کے دیگر امور کو اختیار کرنا ذمانہ جاہلیت کے مشرکوں کا عمل اور اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ شرک کی انتہائی بدترین صورت ہے لہذا واجب ہے کہ اسے ترک کردیا جائے، اس سے بچا جائے، اس کے ترک کی دوسروں کو بھی تلقین کی جائے اور ایسا کرنے والے کو منع کیا جائے اور جس شخص کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ وہ اس قسم کے شرکیہ اعمال میں مبتلا ہے تو یہ جائز نہیں کہ اس سے رشتہ ناطہ کیا جائے، اس کا ذبیحہ کھایا جائے، اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا اس کے پیچھے نماز پڑھی جائے حتی کہ وہ تائب ہو، دعا اور عبادت کو اللہ وحدہ کے لئے خالص کردے۔ دعا بھی

عبادت ہے بلکہ عبادت کی روح ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''دعا ہی عبادت ہے'' اور دوسری حدیث میں الفاظ یہ ہیں کہ ''دعا عبادت کا مغز ہے'' اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۲۲۱ ... سورۃ البقرۃ

''اور (مومنو) مشرک عورتوں سے جب تک ایمان نہ لائیں، نکاح نہ کرنا کیونکہ مشرک عورت خواہ تم کو کیسی بھلی لگے اس سے مومن لونڈی بہتر ہے اور اسی طرح مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں، مومن عورتوں کو ان کی زوجیت میں نہ دینا کیونکہ مشرک (مرد) سے خواہ وہ تم کو کیسا ہی بھلا لگے، مومن غلام بہتر ہے۔ یہ (مشرک) لوگوں کو دوزخ کی طعف بلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے بہشت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے حکم لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں۔''

اللہ سبحان ہ وتعالیٰ نے مسلمانوں کو بتوں، جنوں اور فرشتوں وغیرہ کی عبادت کرنے والی مشرک عورتوں سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ وہ ایمان لائیں کہ عبادت صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے خاص ہے، عسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کی تصدیق کریں اور آپ کے راستہ کی پیروی کریں۔ اسی طرح آیت کریمہ میں اس بات سے بھی منع فرمایا کہ مشرکوں کو مسلمان عورتوں کے رشتے دیئے جائیں حتیٰ کہ وہ ایمان لائیں کہ عبادت صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے خاص ہے، رسول اللہ ﷺ کی تصدیق واتباع کریں، نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ مومن باندی، آزاد مشرک عورت سے بہتر ہے خواہ وہ اسے دیکھنے والے اور اس کی بات سننے والے کو کتنی ہی اچھی کیوں نہ معلوم ہو، اسی طرح مومن غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے خواہ اسے سننے اور دیکھنے والا اس کے حسن وجمال اور اس لی فصاحت وبلاغت اور اس کی بہادری وغیرہ کی وجہ سے کتنا ہی خوش کیوں نہ ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں یعنی مشرک مرد اور عورتیں اپنے اقوال واعمال اور سیرت واخلاق سے دوزخ کے داعی ہیں جب کہ مومن مرد اور عورتیں اپنے اقوال واعمال اور سیرت وکردار کے اعتبار سے جنت کے داعی ہیں تو یہ دونوں برابر کیسے ہوسکتے ہیں؟ اسی طرح جل وعلا نے منافقوں کے بارے میں فرمایا ہے :

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ۸۴ ... سورۃ التوبۃ

''اور (اے پیغمبر!) ان میں سے کوئی مرجائے تو کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (جا کر) کھڑے ہونا، یہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے رہے اور مرے بھی تو نافرمان (ہی مرے)''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے اس بات کو واضح فرمایا ہے کہ منافق اور کافر کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے ہیں، اسی طرح ان کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھی جائے، انہیں مسلمانوں کا امام نہ بنایا جائے اور اس کا سبب ان کا کفر، عدم امانت اور مسلمانوں کے ساتھ ان کی زبردست عداوت ہے اور اس لئے بھی کہ یہ اہل صلوۃ وعبادت میں سے نہیں ہیں کیونکہ کفر وشرک کے ساتھ کوئی عمل باقی نہیں رہتا۔ ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ اللہ عزوجل نے مردہ ذبیحوں اور مشرکوں کے ذبیحوں کی حرمت بیان کرتے ہوئے فرمایا :

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ۱۲۱ ... سورۃ الانعام

''اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے مت کھاؤ کہ اس کا کھانا گناہ ہے اور شیطان (لوگ) اپنے رفیقوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم لوگ ان کے کہے پر چلے تو بے شک تم بھی مشرک ہوئے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے مردار اور مشرک کا ذبیحہ کھانے سے مسلمان کو منع فرمایا ہے۔ مشرک چونکہ نجس ہے، اس لئے اس کا ذبیحہ بھی مردار کے حکم میں ہے خواہ اس پر اللہ تعالی کا نام ہی کیوں نہ لیا گیا ہو کیونکہ مشرک کا اللہ تعالی کا نام لینا باطل ہے اور اس کا کوئی اثر نہیں کیونکہ ذبیحہ عبادت ہے اور شرک عبادت کو رائیگاں کرکے باطل کردیتا ہے حتی کہ مشرک، اللہ تعالی کی بارہ گاہ میں توبہ کرے ہاں البتہ اللہ تعالی نے اہل کتاب کے کھانے کو جائز قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالی ہے :

وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۵ ... سورۃ المائدۃ

''اور اہل کتاب کا کھانا بھی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔''

کیونکہ اہل کتاب آسمانی دین کی طرف منسوب ہیں اور ان کا دعوی یہ ہے کہ وہ حضرت موسی وحضرت عیسی علیہم السلام کے پیروکار ہیں اگرچہ اپنے دعوی میں وہ جھوٹے ہیں۔ اب اللہ تعالی نے کائنات کے تمام انسانوں کی طرف اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرما کر سابقہ تمام دینوں کو منسوخ اور باطل کردیا ہے لیکن اللہ عزوجل نے اپنی حکمت بالغہ اور بہت سے ان اسرار ورموز کے باعث اہل کتاب کے کھانے اور ان کی عورتوں کو ہمارے لئے حلال قرار دیا ہے جن کی اہل علم نے وضاحت فرمائی ہے لیکن بتوں، مردوں، نبیوں، ولیوں اور دیگر اشیاء کے پجاری بت پرستوں کے کھانے یا عورتوں کو ہمارے لئے حلال قرار نہیں دیا کیونکہ ان کا دین بالکل بلاشک وشبہ بے اصل بلکہ سرے سے ہی باطل ہے لہذا ان کا ذبیحہ مردار ہے، اس کا کھانا جائز نہیں۔ کسی شخص کا اپنے مخاطب کو یہ کہنا کہ ''تجھ پر جن کا اثر ہے'' یا ''تجھے جن نے پکڑ رکھا ہے۔'' یا ''شیطان تجھے لے اڑا ہے'' یا اس قسم کی دیگر باتیں تو یہ گالی گلوچ کے قبیل سے ہیں۔ یہ باب شرک کے قبیل سے نہیں ہیں۔ مسلمانوں کو اس طرح کی گالیاں دینا بھی جائز نہیں۔ ہاں البتہ ان الفاظ کے کہنے والے شخص کا عقیدہ اگر یہ ہو کہ اللہ تعالی کے حکم اور مشیت کے بغیر جن، لوگوں میں تصرف کرسکتے ہیں لہذا جو شخص جنوں یا دیگر مخلوقات میں سے کسی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے تو وہ کافر ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی ہر چیز کا مالک وقادر ہے، وہ نفع پہنچانے اور نقصان دینے والا ہے، اس کے حکم اور اس کی مشیت وقدرت کے بغیر کوئی چیز وجود میں نہیں آسکتی، چنانچہ اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کو یہ حکم دیتے ہوئے کہ آپ لوگوں کو یہ عظیم اصول بتائیں، ارشاد فرمایا ہے :

قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۱۸۸ ... سورۃ الاعراف

''اے نبی (ﷺ)! آپ فرما دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اللہ ہی جو کچھ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو اپنے لئے بہت سے فائدے حاصل کرلیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو مومنوں کو ڈرانے ورخوشخبری سنانے والا ہوں۔''

اگر ساری مخلوق کے سردار اور ساری مخلوق سے افضل ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ بھی اللہ تعالی کی مشیت کے بغیر اپنے لئے نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتے تو کسی دوسرے کو یہ اختیار کس طرح حاصل ہوسکتا ہے۔ اس مفہوم کی قرآن مجید میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔

کاہنوں، شعبدہ بازوں، نجومیوں اوران جیسے دیگر لوگوں سے جوغیب کی خبریں بتانے کا دعوی کرتے ہیں، سوال کرنا ایک منکر امر ہے جوجائز نہیں ہے اوران کی تصدیق کرنا اس سے بھی زیادہ بڑا منکر امر ہے بلکہ یہ کفر کی ایک شاخ ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے ''جو شخص کسی نجومی کے پاس جاکر سوال کرے توچالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔'' (صیح مسلم)

صیح مسلم ہی میں حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کاہنوں کے پاس جانے اوران سے سوال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اہل سنن نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بھی بیان کیا ہے کہ جو شخص کاہن کے پاس جائے اوراس کی باتوں کی تصدیق کرے تو وہ اس (دین وشریعت) کے ساتھ کفر کرتا ہے ،جسے حضرت محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا ہے۔''اس مفہوم کی اور بھی بہت سی احادیث مبارکہ ہیں، لہذا مسلمانوں پر یہ واجب ہے کہ وہ کاہنوں، نجومیوں اوران تمام شعبدہ بازوں سے سوال کرنے سے اجتناب کریں جوغیب کی خبریں دینے کا کاروبار کرتے اور مسلمانوں کو تلبیس میں بتلا کرتے ہیں خواہ یہ کاروبار طب کے نام سے ہو یا کسی اورنام سے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث کے حوالے سے یہ گزرچکا ہے۔ وہ لوگ بھی اسی ممانعت میں شامل ہیں جوطب کے نام سے غیبی امور بتانے کا دعوی کرتے ہیں جیسا کہ کئی لوگ مریض کا عمامہ (رومال وپگڑی وغیرہ) یا مریضہ کا دوپٹہ سونگھ کریہ بتاتے ہیں کہ اس مریض یا مریضہ نے یہ کام کیا جس کی وجہ سے یہ بیمار ہے حالانکہ مریض کے عمامہ میں ایسی کوئی علامت نہیں ہوتی جس سے اس کے مرض کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اس دجل وفریب سے ان لوگوں کا مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ بتلائے فریب ہوکر یہ سمجھیں کہ یہ شخص طب میں ماہر ہے، مرض کے اسباب واقسام سے آگاہ ہے۔ اس طرح کے لوگ بسااوقات مریضوں کو کچھ دوائیں بھی دے دیتے ہیں، ہوتا یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے ہی شفا مل جاتی ہے لیکن وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں شفاان دوائیوں کے استعمال سے ہوئی ہے مرض کا سبب بسااوقات ان جنوں اورشیطانوں کا اثر ہوتا ہے جن کی وابستگی اس معالج سے بھی ہوتی ہے، وہ اسے بعض مخفی باتیں بتادیتے ہیں تو یہ معالج انہی پر انحصار کرتا ہے اورجنوں اور شیطانوں کی ان کے مناسب حال عبادت کرکے انہیں خوش کرتا ہے لہذا وہ اس مریض سے اپنا اثر ختم کردیتے ہیں اوراس اذیت کو ختم کردیتے ہیں جس میں انہوں نے مریض کو بتلا کررکھا ہوتا ہے، چنانچہ جنوں، شیطانوں اوران سے خدمت لینے والوں کے حوالہ سے یہ ایک مشہور ومعروف بات ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان سب باتوں سے اجتناب کریں، ایک دوسرے کو بھی ان باتوں کے ترک کرنے کی وصیت کریں، تمام امور میں اللہ تعالی کی ذات گرامی پر بھروسہ اوراعتماد کریں۔ شرعی دم اور مباح دواوں کے ساتھ علاج میں کوئی حرج نہیں اوران اطباء سے علاج کرانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں جوحسی اور معقول اسباب کی روشنی میں مرض کی تشخیص اور پھر اس کا علاج تجویز کرتے ہیں۔ صیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا''اللہ تعالی نے جوبیماری بھی نازل کی ہے، اس کی شفا بھی نازل فرمائی ہے، جس نے اسے جان لیا، جان لیا اور جونہ جان سکا وہ نہ جان سکا۔''اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ''ہر بیماری کی دوا ہے، جب بیماری کا علاج صیح دوا سے کیا جائے تو اللہ تعالی کے حکم سے مریض صحت یاب ہوجاتا ہے۔''نیز آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا''اے اللہ کے بندو! دوا استعمال کرو، لیکن حرام دوا استعمال نہ کرو۔''اس مضمون کی اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔ ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کی اصلاح فرمائے، ان کے دلوں اور جسموں کو ہر قسم کی بیماری سے شفا عطا فرمائے، انہیں ہدایت سے سرفراز فرمائے۔ ہمیں اور سب مسلمانوں کو گمراہ کن فتنوں سے اپنی پناہ میں رکھے اور شیطان اوراس کے دوستوں کی اطاعت سے محفوظ رکھے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص98

محدث فتویٰ